قرآن پاک کے علاوہ دیگر آسمانی کتب یا ''گیتا'' کا مطالعہ!

مولوی محمد یوسف انور

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ:

۱......کوئی مسلمان قرآن مجید کے علاوہ دیگر تین آسمانی کتابیں ''زبور، توریت اور انجیل'' گھر میں مطالعہ کے لئے رکھ سکتا ہے؟

۲...... ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''گیتا'' گھر میں رکھ سکتا ہے یا مطالعہ کرسکتا ہے؟

۳......کیا ''گیتا'' لکھنے والا (کرشن جی) پیغمبر ہے؟ اور کیا ''گیتا'' سچی کتاب ہے؟ اس آدمی (کرشن جی) کا ایمان کیسا ہے؟

مستفتی: اورنگزیب، صدر کراچی

الجواب باسمہ تعالیٰ

۱......توریت، زبور اور انجیل کا پڑھنا اور مطالعہ کے لئے گھر میں رکھنا مضبوط علم والے اور راسخ العقیدہ علماء کرام کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے، کیونکہ موجودہ توریت، زبور اور انجیل تحریف شدہ ہیں، ان میں تحریف وتبدیلی کا وقوع قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس لئے ان کتب میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف بعض ایسے من گھڑت اور غلط قسم کے افعال واقوال کی نسبت کی گئی ہے، جن سے ان حضرات کی تقدیس مجروح ہوتی ہے، اور ان کتب کے پڑھنے سے عام آدمی وساوس میں مبتلا ہوگا، اپنے دین اور مذہب سے اعتماد اور اطمینان متأثر ہوسکتا ہے، نیز عقائد اور نظریات بگڑنے کا قوی اندیشہ ہے۔

لہذا ان کتب کا گھر میں رکھنا اور مطالعہ کرنا عوام الناس کے لئے جائز نہیں ہے۔ صرف ان مضبوط علم رکھنے والے اور راسخ العقیدہ علماء کرام کے لئے ان کتب کا ناقدانہ نظر سے مطالعہ کرنا جائز ہے، جو مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی خاطر ان کتب کا رد اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ حدیث شریف میں ہے:

''عن جابرؓ عن النبی ﷺ حین أتاہ عمرؓ، فقال: إنا نسمع أحادیث من یھود تعجبنا أفتریٰ أن نکتب بعضھا؟ فقال: أَمُتَھَوِّکُوْنَ أنتم کما تَھَوَّکَتِ الیھودُ

والنصاریٰ؟ لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسیٰ حیاً ما وسعه إلا اتباعی".
(رواه أحمد والبیهقی فی شعب الإیمان". (مشکوة، ص: ۳۰، قدیمی)

وفی روایة: "عن جابرؓ أن عمر بن الخطابؓ أتی رسول الله ﷺ بنسخة من التوراة فقال: یا رسول الله! هٰذه نسخة من التوراة، فسکت، فجعل یقرأ، ووجه رسول الله ﷺ یتغیر، فقال أبوبکرؓ: ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجه رسول الله ﷺ؟ فقال: أعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله، رضینا بالله ربًا وبالإسلام دیناً، وبمحمد نبیاً. فقال رسول الله ﷺ: والذی نفس محمد بیده لو بدالکم موسیٰ فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل، ولو کان حیا وأدرک نبوتی لاتبعنی. رواه الدارمی". (مشکوة، ص: ۳۲، قدیمی)

"فتاویٰ عالمگیری" میں ہے: "ومن العلوم المذمومة علوم الفلاسفة، فإنه لایجوز قراءتها لمن لم یکن متبحراً فی العلم وسائر الحجج علیهم وحل شبهاتهم والخروج عن إشکالاتهم". (کتاب الکراهیة ۵/۳۷۸، رشیدیة)

۲..... ہندوؤں کی مذہبی کتاب "گیتا" کو گھر میں رکھنا اور مطالعہ کرنا عوام الناس کے لئے جائز نہیں، اس سے اجتناب لازم ہے۔

"قال الشیخ الإمام صدر الإسلام أبو الیسر: نظرت فی الکتب التی صنفها المتقدمون فی علم التوحید، فوجدت بعضها للفلاسفة مثل اسحاق الکندی والاستقراری وأمثالها وذلک کله خارج عن الدین المستقیم زائغ عن الطریق القویم فلایجوز النظر فی تلک الکتب ولایجوز إمساکها، فإنها مشحونة من الشرک والضلال..... کیلا تحدث الشکوک ولایتمکن الوهن فی العقائد". (کتاب الکراهیة، ۵/۳۷۷، رشیدیة)

۳..... "گیتا" نامی کتاب ہندوؤں کے مذہبی پیشوا "کرشن جی" کے ایک وعظ پر مشتمل ہے۔ اور "کرشن جی" کا نبی ہونا ثابت نہیں ہے اور نہ "گیتا" نامی کتاب کا سچی کتاب ہونا ثابت ہے اور نہ ہی کسی معتبر ذریعہ سے "کرشن جی" کا مومن (صاحب ایمان) ہونا ثابت ہے۔

لہٰذا جو لوگ "کرشن جی" کو نبی اور پیغمبر یا "گیتا" نامی کتاب کو سچی کتاب کہتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں۔ (بحوالہ: کفایت المفتی، ۱/۸۹، ۹۰، ۱۰۸، دارالاشاعت کراچی)۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبه
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد شفیق عارف	محمد یوسف انور
		تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی